روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 8 جنوری 2014ء 6 ربیع الاول 1435 ہجری 8 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 7

کھانے کی برکت

حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت حاصل کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اس کے بعد ہاتھ دھوئے جائیں۔ میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ نے فرمایا کھانے کی برکت تو اس میں ہے کہ اس سے پہلے بھی اور بعد بھی ہاتھ وغیرہ دھوئے جائیں۔

(شمائل ترمذی باب فی صفة وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کھانے پینے میں سادگی اور تقویٰ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

کھانے پینے میں آپؐ سادگی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے تھے۔ کھانے میں کبھی نمک زیادہ ہو جائے یا نمک نہ ہو یا کھانا خراب پکا ہو، تو آپ کبھی اظہارِ ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا تھا آپ ایسا کھانا کھا کر پکانے والے کو دل شکنی سے بچانے کی کوشش کرتے تھے لیکن اگر بالکل ہی ناقابل برداشت ہوتا تو آپ صرف ہاتھ کھینچ لیتے تھے اور یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ مجھے اِس کھانے سے تکلیف پہنچتی ہے۔ (بخاری کتاب الاطعمة باب ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً)

جب آپ کھانا کھانے لگتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے مجھے یہ تکبرانہ رویہ پسند نہیں کہ بعض لوگ ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں گویا وہ کھانے سے مستغنی ہیں۔ (بخاری کتاب الاطعمة باب الاکل متکئا)

جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تو اپنے صحابہؓ میں بانٹ کر کھاتے۔ چنانچہ آپ کے پاس ایک دفعہ کچھ کھجوریں آئیں آپ نے صحابہ کا اندازہ لگایا تو سات سات کھجوریں فی کس آتی تھیں۔ اس پر آپ نے سات سات کھجوریں صحابہ میں بانٹ دیں۔ (بخاری کتاب الاطعمة باب ماکان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔
(بخاری کتاب الاطعمة باب ماکان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

ایک دفعہ آپ رستہ میں سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک بکری بھون کر لوگوں نے رکھی ہوئی ہے اور دعوت منا رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اُن لوگوں نے آپ کو بھی دعوت دی مگر آپ نے انکار کر دیا
(بخاری کتاب الاطعمة باب ماکان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ آپ بھونا ہوا گوشت کھانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو اِس قسم کا تکلف پسند نہیں تھا کہ پاس ہی غرباء تو بھوکے پھر رہے ہوں اور اُن کی آنکھوں کے سامنے لوگ بکرے بھون بھون کر کھا رہے ہوں۔ ورنہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ آپ بھونا ہوا گوشت بھی کھا لیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تین دن متواتر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور یہی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک رہی۔

(بخاری کتاب الاطعمة باب ماکان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

دعوت الی اللہ میں ایم ٹی اے کا کردار

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ایم ٹی اے کا (دعوت الی اللہ) کے میدان میں بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں اس کی وجہ سے نہ صرف احمدیت کا تعارف ہو رہا ہے بلکہ اکثر ممالک کی اکثر جگہوں پر احمدیت اور (۔) کا پیغام اس کے ذریعہ سے پہنچ چکا ہے۔ اب صرف ملکوں یا صرف چند شہروں میں پیغام پہنچا دینا ہی کافی نہیں ہم نے دنیا کے ہر شہر، ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر گلی میں اس کا پیغام پہنچانا ہے اور بہر حال اس کے لئے قربانیاں دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔“

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 467)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

جماعتی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایسے احمدی احباب جو درج ذیل مضامین میں ایم اے، ایم ایس سی، بی اے، بی ایس سی یا اس سے بہتر ڈگری رکھتے ہوں اپنے کوائف کے ساتھ فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، میتھ، جیوگرافی، جیالوجی، جیوفزکس، آرکیالوجی، اکنامکس، کامرس کمپیوٹر، لینگوئجز۔

ایسے افراد بھی جو اپنے آخری تعلیمی سال میں ہوں اور بعد از تعلیم و تدریس کے شعبہ سے وابستہ ہونا چاہتے ہوں، اسی طرح ریٹائرڈ اساتذہ کرام بھی اس سلسلہ میں فوری توجہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اداریہ

قادیان کے مسافر

قادیان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔ان میں یہ بھی شامل ہے کہ دور دراز سے سفر کر کے لوگ اس کثرت سے قادیان آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔قادیان مرجع خلائق بنے گا۔یہاں سے حق کا پیغام ساری دنیا میں پھیلے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان کے متعلق یہ ساری پیشگوئیاں پوری ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا نام آپ کے خلیفہ اور ایم ٹی اے کی وساطت سے کل عالم میں گونج رہا ہے۔یہاں کا جلسہ سالانہ پوری دنیا میں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔لوگ دور دور سے سخت مشقت اٹھا کر نہایت عقیدت سے قادیان میں حاضر ہوتے ہیں اور دعاؤں کی ایسی برسات ہوتی ہے کہ ظاہری دھند اور ٹھنڈ اس کے آگے ماند پڑ جاتی ہے۔

2013ء کے آخر پر قادیان کا جلسہ بھی اسی شان سے منعقد ہوا۔جس میں 17 ہزار سے زیادہ عشاق نے شرکت کی اور ایم ٹی اے کی وساطت سے کل عالم کے احمدی اس میں شریک ہوئے۔خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا اور سر دفضا تکبیر کے نعروں سے گرم ہوتی رہی۔

نو احمدی جس ذوق وشوق سے قادیان کے جلسہ میں شرکت کرتے ہیں اور محبت سے لبریز ہو کر جاتے ہیں۔اس کا تذکرہ حضور انور نے 11راکتوبر 2013ء کے خطبہ میں بھی فرمایا ہے اس کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

رشین ممالک میں بیعت کرنے والے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ان میں سے چند ایک گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے اور واپس آنے کے بعد، اپنے ملک پہنچنے کے بعد جو اپنے تاثرات انہوں نے بھجوائے اُن میں سے ایک صاحب نے لکھا کہ:اس مبارک جگہ کے بارے میں کتب میں پڑھا اور ٹی وی پر دیکھا تھا لیکن جب ہمارے قدم اس زمین پر پڑے تو وہی ماحول جو مسیح موعود کے وقت تھا ہم پر بھی طاری ہو گیا۔یہاں پر سانس لینا بہت آسان تھا اور آدمی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔حتیٰ کہ اس کے خیالات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور محسوس کیا اس کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

پھر ایک دوست نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجھے قادیان جانے ......کی توفیق ملی۔مَیں نے پہلی مرتبہ احمدیہ (بیت) سے (ندا) کی آواز سنی، کیونکہ وہاں روس میں بھی پابندیاں ہیں، (بیت) میں (ندا) نہیں دے سکتے۔میں نے اپنا سامان جلدی سے رکھا اور وضو کرتے ہوئے یہ سوچتے سوچتے (بیت) پہنچا کہ یہ مسیح موعود کی (بیت) ہے اور دو رکعت نماز ادا کر کے ایک احمدی بھائی سے پوچھا کہ کیا یہ امام مہدی کی ہی (بیت) ہے؟ تو اُس نے کہا نہیں، یہ (بیت) دارالانوار ہے۔اس پر مَیں کچھ غمگین سا ہو کر اپنے بھائیوں کی طرف گیا اور اُن کو بتایا۔بہر حال ہم نے فجر کی نماز اُسی (بیت) میں ادا کی اور پھر ہم امام مہدی کے مزار پر گئے اور دعا کی۔اُس وقت میں اللہ کے حضور شکر کے ایسے جذبات سے بھرا ہوا تھا کہ جن کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔اس کے بعد ہم قادیان میں ہر طرف گھومے۔امام مہدی کی (بیت) الفکر، بیت الدعا، وہ گھر جہاں امام مہدی پیدا ہوئے اور رہے، جہاں انہوں نے روزے رکھے اور (بیت) نور بھی گئے۔ان جگہوں پر دعا کی توفیق ملی اور ایسی حالت طاری ہوئی جو نا قابل بیان ہے۔ایسے لگا جیسے دماغ چکرا گیا ہو۔ہم تمام اہم جگہوں پر گئے اور میں اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔

(الفضل 26 نومبر 2013ء صفحہ 4)

عرفان کی بارش ہوتی تھی

عرفان کی بارش ہوتی تھی دن رات ہمارے ربوہ میں
اک مردِ مجاہد رہتا تھا دریا کے کنارے ربوہ میں

بہلاتے ہیں سہلاتے ہیں اک نشہ سا دے جاتے ہیں
وہ دن جو دسمبر کے ہم نے مل جل کے گزارے ربوہ میں

وہ دن کب آئیں گے مولا کب سرسوں ہو گی جوبن پر
کب چاند زمیں پر نکلے گا چمکیں گے ستارے ربوہ میں

جو ربوہ سے ٹکراتا ہے وہ خود ہی منہ کی کھاتا ہے
دیکھے ہیں شریروں پر پڑتے انکے ہی شرارے ربوہ میں

وہ وقت تو یارو بیت گیا جب روم کو رستے جاتے تھے
اب فضلِ باری سے دیکھو آئیں گے سارے ربوہ میں

پھر کان سنیں گے صل علیٰ اور نعروں سے گونجے گی فضا
پھر دیکھنے والے دیکھیں گے جنت کے نظارے ربوہ میں

پھر جھومے گی ربوہ کی فضا پھر خوش ہو گا چھوٹا اور بڑا
سب بچے بالے کھیلیں گے سو رنگ غبارے ربوہ میں

اے ابن مسیحا مانتا ہوں سب دنیا ہے بیمار پڑی
پر راہ تمہاری تکتے ہیں کچھ درد کے مارے ربوہ میں

تب پوہ کی ٹھنڈی راتوں کو سجدوں کی گرمی ملتی تھی
جب اس کے در پہ جھکتے تھے ہم عابد سارے، ربوہ میں

لئیق احمد عابد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب۔ امام بیت الفضل لندن

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء

حضرت مسیح موعود کا جذبۂ خدمتِ دین

(قسط اول)

حضرت مسیح پاک کی نظر میں خدمت دین کی عظمت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ جب 1889ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو بیعت کی شرائط میں اس بات کو بطور خاص شامل کیا کہ ہر بیعت کنندہ اس بات کا عہد کرے کہ وہ

''دین اور دین کی عزت اور ہمدردی دین کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔''

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 337)

ایک دردمند دل کی کیفیت

19 ویں صدی کے آخر میں سارا ملک ہند عیسائیت کی بھرپور یلغار کی زد میں تھا۔ ہر طرف عیسائیت کی تبلیغی سرگرمیوں کا زور تھا۔ مسلمان بالکل بے دست و پا تھے اور عیسائیوں کی یلغار، حکومت کی پشت پناہی اور مال و دولت کے بل بوتے پر، اُن کو خس وخاشاک کی طرح بہائے لئے جارہی تھی۔ اس کیفیت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود کے دل میں جو درد اٹھا اور جس طرح خدمتِ دین کا بے پناہ جذبہ ابھرا، اُس کیفیت کا کچھ اندازہ آپ کی اس درد بھری تحریر سے کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

''کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہانتک کہ وہ جو آلِ رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمنِ رسول بن گئے اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم ﷺ کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کرلیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اُس توہین سے جو ہمارے رسولِ کریم ﷺ کی کی گئی، دُکھا۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 51)

دین کی حالت زار پر قلبی کرب

دین کی اس حالتِ زار پر حضرت مسیح موعود کے سینہ میں جو تلاطم برپا تھا اس کا کچھ اندازہ آپ کے اشعار سے بھی ہوتا ہے۔ ایک فارسی شعر میں آپ فرماتے ہیں:

ایں دو فکرِ دینِ احمد مغز و جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملّت، قلّتِ انصارِ دیں

دشمنانِ دین کی کثرت اور دینِ احمد کے مددگاروں کی قلت، یہ دو فکریں ہیں جنہوں نے ہمارے دل و دماغ کو گداز کردیا ہے۔

پھر فرماتے ہیں:

میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویران ہے دنیا کے ہیں عالی منار
دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل دیکھ کر
اے مری جان کی پناہ فوجِ ملائک کو اتار

یہی وہ درد و کرب تھا جو آپ کو راتوں کو بے قرار رکھتا اور آپ دین کی فتح اور غلبہ کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپتے اور خدائے قادر و قیوم کے آستانہ پر اپنی بے تاب دعاؤں کے ساتھ جھک جاتے۔ عرض کرتے

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
اے مرے پیارے مجھے اس سیلِ غم سے کر رِہا
ورنہ ہو جائے گی جاں اس درد سے تجھ پر نثار
اس دیں کی شان وشوکت یارب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے

ان دلدوز کیفیات سے گزرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے حضرت مسیحِ پاک نے خدمت دین کا علم بلند کیا اور اسی جذبہ سے سرشار ہوکر زندگی کے آخری سانس تک اس کو سربلند کئے رکھا۔

خدمت دین کا عظیم ترین مقصد

خدمتِ دین کا عظیم ترین مقصد اور ذریعہ دنیا کو خالق حقیقی سے آگاہ کرنا اور اس کی محبت میں فنا کرنا ہے۔ یہ جذبہ جس شدت کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے دل میں پایا جاتا تھا اس کو اپنے لفظوں میں بیان کرنے کی بجائے میں مسیح پاک کے مقدس الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اِس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اُس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اُس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اُس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اُس سے پانا۔ پس اِس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل اُن کے فقر وفاقہ کو دیکھ کر کباب ہوجاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔''

(اربعین، روحانی خزائن جلد 17۔ صفحہ 344)

اپنے ذاتی تجربہ اور وجدان کی بنیاد پر آپ نے کس درد اور بے پناہ جذبہ سے دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانے کی طرف بلایا، وہ بیان سننے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کے طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ 21)

اس ارشاد کے ایک ایک لفظ سے خدمتِ دین کا جذبہ جس شان سے چھلکتا ہے وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔

آپ کا جذبۂ خدمت دین خود اپنے الفاظ میں

حضرت مسیح موعود کے دل میں جس قدر خدمت دین کی تڑپ تھی اور جس طرح یہ لگن آپ کو لگی ہوئی تھی اس کی حدوبست کا اندازہ کرنا انسانی فکر وفہم کے بس میں نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود بھی اپنی طبیعت میں فطرتی عاجزی اور انکساری کے بے پناہ جذبہ کے سبب اپنے جذبات و احساسات کے اظہار میں حد درجہ اخفاء اور احتیاط سے کام لیتے تھے لیکن یہ جذبۂ خدمتِ دین تو آپ کے رگ وریشہ میں اس گہرائی تک سرایت کر چکا تھا کہ وہ آپ کے حرف حرف اور زندگی کی ہر ادا سے چھلک چھلک پڑتا تھا۔ وقت کی رعایت سے صرف چند ارشادات و واقعات پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں اُس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش (دین) کی اشاعت میں مجھ کو اِس قدر بخشا ہے کہ اگر اِس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں..... اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اُس کے دین کے لئے خدمت بجالاؤں اور (دینی) مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اِس کام پر اُس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے مَیں رُک نہیں سکتا..... اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صرف ہو اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 35)

پھر آپ فرماتے ہیں اور کس درد سے فرماتے ہیں:

''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اِس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے، لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سِکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے (دعوت الیٰ اللہ) کریں اور اسی (دعوت الیٰ اللہ) میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 291-292)

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کا جوش جس قدر آپ میں پایا جاتا تھا۔ ذرا اس کا اندازہ لگائیے۔ فرمایا:

''اِس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اِس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے

بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (دین) کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 100)

پھر اسی تسلسل میں آپ اپنے جذبات کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔ فرمایا:

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اِس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 99-100)

حضرت مسیح پاک کے ایک بزرگ رفیق حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:

"میرا تو خیال ہے کہ پاخانہ پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہوجاتا ہے۔ یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے اور فرمایا کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے۔ اور فرمایا: جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں، جب تک وہ کام نہ ہوجائے۔ فرمایا: ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔"
(سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب صفحہ 28)

جذبۂ خدمت دین کے بارہ میں گواہیاں

حضرت مسیح موعود کے ایک اور رفیق حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی اپنا لمبا اور قریبی مشاہدہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا:

"حضرت مسیح موعود کی فطرت میں (دعوت الی اللہ) کا جوش اس قدر تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جاوے"
(حیاتِ احمد از یعقوب علی عرفانی جلد اول حصہ دوم صفحہ 150)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح پاک نے ایک موقع پر فرمایا:

"میرے دماغ میں (دین) کی حالت اور عیسائیوں کے حملوں کو دیکھ دیکھ کر اس قدر جوش اٹھتا ہے کہ بعض وقت مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا"
(الحکم 7 فروری 1923ء صفحہ 8)

☆حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی گواہی:

حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب کا بیان ہے کہ

"شرک کے خلاف حضرت کو اس قدر جوش تھا کہ اگر ساری دنیا کا جوش ایک پلڑے میں اور حضرت کا جوش دوسرے پلڑے میں ہو تو آپ کا پلڑا بھاری ہوگا۔"
(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 115-114)

☆ایک ہندو کا اعتراف:

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی اپنی کتاب حیات احمد میں لکھتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود اور لالہ ملاوامل صاحب کی ملاقات اور تعلقات میں جو بات بدیہی طور پر نظر آتی ہے وہ (دعوت الی اللہ) ہی ہے۔ سب سے پہلی ملاقات اور محض ناواقفیت کی ملاقات اور اس میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آپ نے (دعوت الی اللہ) ہی شروع کردی۔ لالہ ملاوامل صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ سمجھا کہ شاید...... کے ہاں عشاء کی نماز سے پہلے کسی دوسرے کو (دعوت الی اللہ) کرنا ایک ضروری فرض ہے کیونکہ مرزا صاحب نے نماز سے پہلے اس کام کو ضروری سمجھا۔"
(حیاتِ احمد از یعقوب علی عرفانی صاحب جلد اول حصہ دوم صفحہ 149)

حضرت مسیح موعود کو (دعوت الی اللہ) کس قدر عزیز تھی اور کس طرح ہر وقت اس طرف توجہ رہتی تھی۔ اس کا اندازہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی کی بیٹی صفیہ بیگم صاحبہ کی روایت سے ہوتا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ:

"ایک دفعہ میرے والد صاحب نے مجھے بھیجا کہ جا کر حضرت صاحب سے عرض کرو کہ اب میں کیا کروں۔ میں گئی۔ حضور اقدس صحن میں کھٹولی پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم پاؤں دبا رہے تھے۔ میں نے جا کر والد صاحب کی طرف سے کہا۔ آپ نے فرمایا "حضرت مولوی صاحب سے کہو کہ باہر جاویں (دعوت الی اللہ) کے لئے"۔ میں نے آکر والد صاحب کو کہہ دیا۔ والد صاحب ہنسے اور بہت خوش ہوئے۔ فرماتے تھے۔ اللہ! اللہ! حضرت صاحب کو (دعوت الی اللہ) سب کاموں سے پیاری ہے اور میرے دل میں بھی (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق ہے۔"
(سیرت المہدی)

اس جذبۂ خدمتِ (دین) کا ایک خوبصورت اظہار اس وقت ہوا جب 1885ء میں آپ کے ایک فدائی اور عاشق حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی سفرِ حج پر جانے لگے تو حضرت مسیح پاک نے ایک دلگداز دعا ان کو لکھ کر دی کہ وہ حضور کی طرف سے یہ دعا خانہ کعبہ میں اور میدان عرفات میں بطور خاص کریں۔ اس میں لکھا کہ

"اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجّت...... مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک ......کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر۔"
(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 265)

خدمت دین میں انہماک

خدمت دین میں غیر معمولی محویت اور انہماک کا ایک واقعہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی زبانی سنئے۔ لکھتے ہیں:

"میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامۂ قیامت برپا ہے۔ بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں...... مگر حضرت یوں لکھے جارہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں...... میں نے ایک دفعہ پوچھا۔ اتنے شور میں حضور کو لکھنے میں یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی۔ مسکرا کر فرمایا: "میں سنتا ہی نہیں! تشویش کیا ہو اور کیونکر ہو"
(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 23)

خدمتِ دین کرنے والوں کی قدردانی

حضرت مسیح پاک کے جذبۂ خدمت دین کا اندازہ اس بظاہر معمولی لیکن بہت پُر معارف بات سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ خدمت دین کرنے والوں کے بارہ میں آپ کا انداز کیسا دلربا تھا۔ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب فرماتے ہیں کہ

"کوئی دوست کوئی خدمت کرے۔ کوئی شعر بنالائے کوئی شعر تائید حق پر لکھے آپ بڑی قدر کرتے ہیں اور بہت ہی خوش ہوتے ہیں اور بارہا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ اصل قبلۂ ہمت آپ کا، دین اور خدمت دین ہی ہے۔"
(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 50)

دور رفقاء کی گواہیاں

حضرت مسیح پاک کے ایک بزرگ رفیق حضرت پیر سراج الحق نعمانی کو حضور کے قرب میں رہنے کا خوب موقع ملا۔ جذبۂ خدمت دین کے حوالہ سے وہ اپنے تاثرات لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ اکثر سوتے کم تھے اور بہت کم لیٹتے تھے اور رات اور دن کا زیادہ حصہ مخالفوں کے رد اور (دین) کی خوبیاں اور آنحضرت ﷺ کے ثبوت رسالت ونبوت اور قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل اور توحید باری تعالیٰ اور ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں لکھنے میں گزرتا تھا اور اس سے جو وقت بچتا تو دعاؤں میں خرچ ہوتا۔ دعاؤں کی حالت میں نے آپ کی دیکھی ہے کہ ایسے اضطراب اور ایسی بے قراری سے دعا کرتے تھے کہ آپ کی حالت متغیر ہوجاتی۔ اور بعض وقت اسہال ہوجاتے اور دوران سر ہوجاتا۔"
(تذکرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 11)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر حضرت مسیح پاک نے (دین) کی غیرت کے حوالہ سے اپنے جذبات کی کیفیت کچھ اس طرح بیان کی کہ

"میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے۔"
(سیرت مسیح موعود صفحہ 61)

پھر مزید فرماتے ہیں کہ

"جن دنوں میں وہ موذی اور خبیث کتاب "امہات المومنین" جس میں بجز دل آزاری، اور کوئی معقول بات نہیں، چھپ کر آئی۔ اس قدر صدمہ اس کو دیکھنے سے آپ کو ہوا کہ فرمایا: "ہمارا آرام تلخ ہوگیا ہے"
(سیرت مسیح موعود صفحہ 61)

واقعات کی دنیا میں

خدمت دین کا یہ بے پناہ فدایانہ جذبہ حضرت مسیح موعود کا صرف لفظی اظہار اور اعلان نہ تھا بلکہ آپ کی ساری حیاتِ مطہرہ شروع سے لے کر آخر تک گواہ ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی دین کی راہ میں قربان کردی۔ یہی آپ کی تمنا اور دلی آرزو تھی۔ آپ کیا خوب فرماتے ہیں:

جانم فدا شود برہِ دین مصطفےٰ
ایں است کامِ دل اگر آید میسرم

کہ میری جان محمد مصطفےٰ کے دین کی راہ پر فدا ہوجائے۔ یہی میرے دل کا مدعا ہے۔ اے کاش کہ یہ بات میسر آجائے۔

آیئے ایک بار پھر واقعات کی دنیا میں اتر کر جذبۂ خدمتِ دین کے حوالہ سے چند اور واقعات پر نظر کرتے ہیں۔

☆حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی حضور کے ابتدائی زمانہ کے متعلق بیان فرماتے ہیں:۔

"میں حضرت مسیح موعود کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو

بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدتِ درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ میں اِس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکرمند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اُس وقت میں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کی وہ حالت جاتی رہی۔

صبح میں نے اِس واقعہ کا حضور سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اِس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا دردِ گردہ وغیرہ کا دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا "میاں فتح دین! کیا تم اُس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں (دین) کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اِس وقت (دین) پر آرہی ہیں اُن کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ (دین) ہی کا درد ہے جو ہمیں اِس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 29)

جذبۂ خدمت دین کی ایک مثال

ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود کو یہ خبر ملی کہ بٹالہ کے ایک مولوی قدرت اللہ نامی نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی ہے۔ آپ کو اس خبر سے دلی صدمہ ہوا۔ آپ نے منشی نبی بخش صاحب کو جو یہ خبر لے کر آئے تھے تاکیدی ارشاد فرمایا کہ پُرحکمت انداز میں ہر ممکن کوشش کریں کہ کسی طرح مولوی صاحب واپس آجائیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں انہیں تفصیلی ہدایات بھی دیں اور فرمایا کہ اگر میری ضرورت ہوئی تو میں خود بھی جانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کسی کا مرتد ہو جانا ایک بڑا امر ہے جس کو سرسری نہیں سمجھنا چاہئے۔ آپ نے منشی نبی بخش صاحب کو فرمایا کہ تم جا کر اس سلسلہ میں بھرپور کوشش کرو۔ میں دعا کروں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بالآخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی قدرت اللہ صاحب واپس آگئے جس سے حضرت اقدس کو بے حد خوشی ہوئی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 114)

حضرت مسیح موعود نے جب ناموس رسالت کے دفاع میں قلمی جہاد کا آغاز فرمایا تو پھر آپ نے قلم کے ہتھیار کو اس وقت تک نہ رکھا جب تک اِس جہاد کو نقطۂ کمال تک نہ پہنچا دیا۔ یہ جہاد آپ نے جس جانفشانی سے سرانجام دیا اِس سے آپ کا جذبۂ خدمتِ (دین) پوری طرح روشن ہو کر سامنے آجاتا ہے۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی فرماتے ہیں:

"ایک روز کا ذکر ہے کہ قصیدہ اعجاز احمدی آپ لکھ رہے تھے ..... مجھے بھی بلوایا اور فرمایا کہ تم کاپی لکھو تا کہ جلدی یہ قصیدہ چھپ جائے اور فرمایا کہ کاپی ہمارے پاس بیٹھ کر لکھو میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ آپ ایسا جلدی قصیدہ تصنیف کرتے تھے اور مجھے دیتے جاتے تھے کہ میں ابھی مضمون ختم نہیں کر سکتا تھا جو آپ اور مضمون دے دیتے تھے۔ رات کے گیارہ بج گئے آپ کے لئے کھانا آیا۔ فرمایا شام سے تو تم یہیں لکھ رہے ہو کھانا نہیں کھایا ہوگا آؤ ہم تم ساتھ کھائیں۔ ہمیں تو (دین) کی خوبیاں اور قرآن شریف کے منجانبِ اللہ ہونے کے دلائل دینے اور ثبوتِ نبوتِ محمد ﷺ میں یہاں تک استیلا اور غلبہ ہے کہ ہمیں نہ کھانا اچھا لگتا ہے نہ پانی نہ نیند۔ جب بھوک اور نیند کا سخت غلبہ ہوتا ہے تو ہم کھاتے ہیں یا سوتے ہیں۔"

(تذکرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 16)

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ

"لدھیانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ سر درد کا دورہ حضرت مسیح موعود کو اس قدر سخت ہوا کہ ہاتھ پیر برف کی مانند سرد ہو گئے۔ میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو نبض بہت کمزور ہو گئی تھی۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ (دین) پر کوئی اعتراض یاد ہو تو اس کا جواب دینے سے میرے بدن میں گرمی آجائے گی اور دورہ موقوف ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی کہ حضور اِس وقت تو مجھے کوئی اعتراض یاد نہیں آتا۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی نعت میں سے کچھ اشعار آپ کو یاد ہوں تو پڑھیں۔ میں نے براہین احمدیہ کی نظم "اے خدا! اے چارۂ آزارِ ما" خوش الحانی سے پڑھنی شروع کر دی اور آپ کے بدن میں گرمی آنی شروع ہو گئی۔ پھر آپ لیٹے رہے اور سنتے رہے۔ پھر مجھے ایک اعتراض یاد آگیا...... جب میں نے یہ اعتراضات سنائے تو حضور کو جوش آگیا اور فوراً بیٹھ گئے اور بڑے زور کی تقریر جواباً کی۔ اور بہت سے لوگ بھی آگئے۔ اور دورہ ہٹ گیا۔"

(سیرت المہدی جلد چہارم صفحہ 38-39)

حضرت منشی صاحب ایک اور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود لدھیانہ میں قیام پذیر تھے۔ میں اور محمد خان ڈاکٹر صادق علی صاحب کو لے کر لدھیانہ گئے۔ (ڈاکٹر صاحب کپورتھلہ کے رئیس اور علماء میں سے شمار ہوتے تھے) کچھ عرصہ کے بعد حضور مہندی لگوانے لگے۔ اس وقت ایک آریہ آگیا۔ جو ایم۔ اے تھا۔ اس نے کوئی اعتراض (دین) پر کیا۔ حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا۔ آپ ان سے ذرا گفتگو کریں تو میں مہندی لگوا لوں۔ ڈاکٹر صاحب جواب دینے لگے۔ مگر اس آریہ نے جو جوابی تقریر کی تو ڈاکٹر صاحب خاموش ہو گئے۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر فوراً مہندی لگوانی چھوڑ دی اور اسے جواب دینا شروع کیا اور وہی تقریر کی جو ڈاکٹر صاحب نے کی تھی مگر اُس تقریر کو ایسے رنگ میں بیان فرمایا کہ وہ آریہ حضور کے آگے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نے ہاتھ سے اُسے اٹھایا۔ پھر وہ دونوں ہاتھوں سے سلام کر کے پچھلے پیروں ہٹتا ہوا واپس چلا گیا۔"

(سیرت المہدی جلد چہارم صفحہ 36)

ایک اور بزرگ رفیق حضرت پیر منظور محمد صاحب کی روایت ہے کہ

"ایک دن حضرت مسیح موعود کی طبیعت اچھی نہ تھی۔ ڈونگے دالان کے صحن میں چارپائی پر لیٹے تھے اور لحاف اوپر لیا ہوا تھا۔ کسی نے کہا کہ ایک ہندو ڈاکٹر حضور سے ملنے آیا ہے۔ حضور نے اندر بلوا لیا۔ وہ آکر چارپائی کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا رنگ نہایت سفید اور سرخ تھا۔ جنٹلمینی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ طبیعت پوچھنے کے بعد شاید اِس خیال سے کہ حضور بیمار ہیں، جواب نہیں دے سکیں گے۔ مذہب کے بارہ میں اِس وقت جو چاہوں کہہ لوں، اس نے مذہبی ذکر چھیڑ دیا۔ حضور فوراً لحاف اتار کر اٹھ بیٹھے اور جواب دینا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میں پھر کبھی حاضر ہوں گا اور چلا گیا۔"

(سیرت المہدی جلد چہارم صفحہ 134)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ سخت گرمی کے موسم میں چند ایک خدام اندرون خانہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے۔ یہاں ایک پنکھا لگا لینا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ پنکھا تو لگ سکتا ہے اور پنکھا ہلانے والے کا بھی انتظام کیا جا سکتا ہے لیکن جب ٹھنڈی ہوا چلے گی تو بے اختیار نیند آنے لگے گی اور ہم سو جائیں گے تو یہ مضمون کیسے ختم ہوگا؟

ایک دفعہ جب سخت گرمی پڑی تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک مضمون لکھا جس میں گرمی کا اظہار کرتے ہوئے اور گرمی کے سبب کام نہ کر سکنے کی معذرت کرتے ہوئے یہ الفاظ بھی لکھ دیئے کہ "گرمی ایسی سخت ہے کہ اِس کے سبب سے خدا کی مشین بھی بند ہو گئی ہے۔" اس میں مولوی صاحب نے اس امر کی طرف اشارہ کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی شدت گرمی کے سبب کام چھوڑ دیا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود نے یہ مضمون سنا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو غلط ہے ہم نے تو کام نہیں چھوڑا۔

ایک دفعہ کسی دوست نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے حضور کسی پہاڑ پر تشریف لے چلیں۔ فرمایا:

ہمارا پہاڑ تو قادیان ہی ہے یہاں چند روز دھوپ تیز ہوتی ہے تو پھر بارش آجاتی ہے۔"

(ذکر حبیب صفحہ 126)

دین کی فتح کا بے پناہ جذبہ اور تمنا

حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی دلی تمنا یہ تھی کہ ساری دنیا میں (دین) کا بول بالا اور غلبہ ہو۔ یہ سوچ اور فکر آپ کو ہمہ وقت دامنگیر رہتی۔ آپ کے اس بے تاب جذبہ کا اندازہ ایک دلچسپ روایت سے ہوتا ہے جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی بیان کردہ ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک کمرہ میں بیٹھے تھے۔ حضور ایک کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے۔ دروازہ پر کسی شخص نے خوب زوردار دستک دی۔ آپ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں جا کر معلوم کروں کہ کون ہے اور کس غرض سے آیا ہے۔ میں نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مولوی سیّد محمد احسن صاحب امروہوی نے بھجوایا ہے کہ حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی جائے کہ آج فلاں شہر میں ان کا ایک غیر احمدی مولوی سے مناظرہ ہوا ہے اور انہوں نے اُس کو شکستِ فاش دی۔ اُس کو بہت رگیدا اور وہ مولوی بالکل لاجواب ہو گیا۔ حضرت مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے یہ سارا پیغام من وعن حضور کی خدمت میں عرض کیا تو حضور سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ اُن کے اِس طرح زوردار دروازہ کھٹکھٹانے اور فتح کا اعلان کرنے سے میں سمجھا تھا کہ شاید وہ یہ خبر لائے ہیں کہ یورپ...... ہو گیا ہے!

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 289)

حضرت مسیح پاک کے اِس بے ساختہ اظہار سے پتہ لگتا ہے کہ حضور کو یورپ میں (دین) کے غالب آنے کا کتنا خیال تھا۔ آپ کے نزدیک گویا سب سے بڑی اور حقیقی خوشی یہی تھی کہ سارا یورپ حلقہ بگوشِ (دین) ہو جائے۔ خدائی بشارتوں کے مطابق آپ کو اِس بات پر محکم یقین تھا اِس کے لئے آپ نے دعائیں بھی کیں اور بھرپور مساعی بھی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مسیح پاک کی یہ دلی خواہش اور تمنا جلد از جلد پوری ہو۔ اور سارا یورپ ہی نہیں بلکہ ساری دنیا احمدیت قبول کر لے آمین۔

مکرم محمد اقبال بسراء صاحب

نکما پن اور بیکاری قوم کو تباہ کر دیتی ہے

انبیاء علیہم السلام کی ہاتھ سے کام کرنے کی سنت مشعل راہ ہے

موجودہ دور میں بے کاری نے ایک مرض کی حیثیت اختیار کر لی ہے اور بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اسے اگر بین الاقوامی مرض کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ ہر قوم اور ہر ملک میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ کوئی اتنی بڑی نہیں، بات صرف اتنی سی ہے کہ لوگوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں رہی ہمارے ملک میں ایک طبقہ تو ایسا ہے جو اس لئے کام نہیں کرتا کہ ان کی زمین سے کافی آمدنی ہو جاتی ہے اس لئے کام کرنے کی ضرورت نہیں اور دوسرا طبقہ صرف اس لئے اس بیماری کا شکار ہے کہ جو کام ملتا ہے وہ ان کی شان اور مرتبہ کے مطابق نہیں۔ کام کرتے ہوئے شرم آتی ہے کہ لوگ کیا کہیں گے۔ ایک تیسرا طبقہ بھی پایا جاتا ہے جس کے گھر سے کوئی فرد باہر کے ملک میں کام کرتا ہے اور محنت مزدوری کر کے ان کو پیسے بھیجتا ہے۔ اس لئے کوئی گھر والا کام نہیں کرتا۔

اس بیکاری نے ہماری قوم کو جکڑ رکھا ہے جو ترقی کی بجائے دن بدن تنزل کی طرف مائل ہے۔ ہمارے سرکاری محکموں میں جھانک کر دیکھیں تو آپ کو سات ہزار روپے تنخواہ پانے والے بھی بے کار نظر آئیں گے اور سات لاکھ روپے تنخواہ والے بھی کام نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس احسن تقویم میں کوئی کمی نہیں رہنے دی۔ اس میں ایسی ایسی صلاحیتیں رکھی ہیں جن سے کام لے کر وہ اپنی ترقی کے سامان پیدا کرسکتا ہے اور کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ ''خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتیوں اور نعمتوں کے درست استعمال کو کامیابی اور انہیں کے غلط استعمال یا نہ استعمال کرنے کو ناکامی کہتے ہیں۔'' بدقسمتی سے لوگ ان خداداد صلاحیتوں سے کام نہیں لیتے اور ناکامی اور نامرادی کا شکار ہو کر مایوسی کے اندھیروں میں گم ہو جاتے ہیں اور حالات کو کوستے کوستے مرجاتے ہیں یہ حالت اگر انفرادی ہے تو اجتماعی حالت بھی اس کے برعکس نہیں۔ پاکستانی قوم نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ دنیا کی دوسری اقوام ترقی کے میدان میں آگے بڑھ گئی ہیں۔

بے کاری ایک لعنت ہے جو قوموں کو تباہ کر دیتی ہے جس سے صرف قوم کا اخلاق ہی خراب نہیں ہوتا دین پر بھی ضرب کاری پڑتی ہے۔ زیادہ تر لوگ اس کے صرف اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہیں اور دینی اور اخلاقی پہلو کو نظر انداز کر کے ذاتی اور قومی نقصان کا باعث بنتے ہیں کیونکہ پروڈکشن کے تمام یونٹ اگر کام کرتے ہیں تو کام ہوتا ہے اور ان میں سے ایک یونٹ کام کرنا چھوڑ دے تو ملک وقوم کا نقصان ہوتا ہے اور اقتصادی حالت متاثر ہوتی ہے۔

بے کاری کے باعث دنیا کی بہت قیمتی چیز جسے ''وقت'' کہتے ہیں جو کبھی لوٹ کر نہیں آتا ضائع ہو جاتی ہے اگر ہم اس متاع کی قدر کریں تو اسے معاشرہ کی اصلاح اور دین کی خدمت کے لئے کام میں لا سکتے ہیں اور آخرت کی بہتری کے لئے اور اقدامات کئے جا سکتے ہیں اور اگر آپ وقت کی قدر نہیں کرتے تو وقت بھی آپ کا ساتھ چھوڑ جاتا ہے اور آپ سستی اور بے چینی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایک بے کار شے کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ آپ فرض شناسی کے معیار سے گر جاتے ہیں جو اخلاقی اور دینی لحاظ سے مہلک ہے۔

چونکہ بے کار شخص سے کسی کام کی توقع نہیں ہوتی اس لئے اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے وہ خراب اور بری عادات میں مبتلا ہو کر ملک وقوم کے لئے اور اپنے خاندان پر ایک بوجھ بن جاتا ہے اور اپنے وقت کو فضول اور گندے مشاغل میں صرف کرتا ہے وہ شراب نوشی کرتا ہے۔ چرس، بھنگ اور دیگر نشہ آور اشیاء کا سہارا لیتا ہے اور اپنے اخراجات پورا کرنے کے واسطے جوا کھیلتا ہے جب اس میں بھی کام نہیں چلتا تو چوری کرتا ہے۔ ڈاکے ڈالتا ہے اور اسی طرح کسی روز پولیس کے ہاتھوں گولی کا شکار ہو کر مرجاتا ہے۔

ایک مقولہ ہے کہ ''بے کار اور فارغ آدمی کا دماغ شیطان کی دکان'' ہوتا ہے اس کی سوچ، خیالات اور طرز عمل شیطانی ہو جاتا ہے اور ایک غیر صحت مندانہ رجحان پیدا ہوتا ہے اور ہمت، جفاکشی، محنت اور عزم صمیم جیسی صفات معدوم ہو جاتی ہیں اور ان کی جگہ کم ہمتی، کاہلی، سُستی اور مایوسی مہلک عادات جنم لیتی ہیں اور یہ اقوام کے لئے تباہ کن ہے۔

یورپین قومیں ترقی کر گئیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں۔ ہر کام کو عزت اور احترام سے دیکھتے ہیں اور اسے کرنے میں عار نہیں سمجھتے اور ان کی کام کرنے کی عادت انہیں ترقی کی راہ پر ڈال دیتی ہے۔ بھیک مانگنے کی بجائے ہاتھ سے روٹی کماتے ہیں۔ کئی دفعہ دیکھا ہے کہ ایک شخص جھاڑو دیتا ہے صفائی کرتا ہے اس کا لباس بھی گندا ہوتا ہے لیکن جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو اپنی گاڑی سے صاف ستھرا سوٹ نکال کر پہنتا ہے اور ٹائی وغیرہ باندھ کر صاحب بن جاتا ہے اور اپنی کار میں سوار ہو کر اچھے محنتی لوگوں کی صف میں کھڑا ہو جاتا ہے۔

یورپ اور امریکہ میں سکولوں اور یونیورسٹیوں کے بچے اپنی چھٹیوں میں اکثر پٹرول پمپوں، ہوٹلوں اور ریستوران پر کام کرتے نظر آتے ہیں اور وہ اس پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ اپنے خون پسینہ کی کمائی سے اپنی تعلیم کے اخراجات کو پورا کر رہے ہیں اور اپنے والدین پر بوجھ نہیں ہیں اگر ایسی صورتحال ہمارے ملک میں بھی پیدا ہو جائے کہ ہمیں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پڑ جائے تو صرف ہماری ہی نہیں ہمارے ملک کی حالت میں بھی سدھار آ سکتا ہے اور بے کاری کی لعنت سے جان چھوٹ سکتی ہے۔

ہمارے لئے تو انبیاء کرامؑ کی مثالیں موجود ہیں جو ہاتھوں سے کام کر کے محنت کش ہی کہلاتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا مبارک نمونہ ہمارے سامنے ہے آپؐ نے تجارت کی اور لوگوں کی بکریاں چرائیں اور گھر کے کام بھی اپنے دست مبارک سے کر دیا کرتے تھے۔ اپنی اور ہمسایوں کی بکریوں کا دودھ نکال دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ''ہر نبی نے بعثت سے قبل بکریاں چرائی ہیں'' اور مزید فرمایا ''ہاں کچھ قیراط لے کر میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا (بخاری کتاب الاجارہ) آپؐ سے بڑا اور عظیم شان والا انسان کون تھا۔ اگر آپؐ ہاتھ سے کام کرنے میں اپنی کسر شان نہ سمجھتے تھے تو کیا ہماری شان آپؐ سے بڑی ہے (نعوذ باللہ) کہ ہمیں ہاتھ سے کام کرنے میں شرم آتی ہے۔

موجودہ معاشرہ میں جہاں انبیاء کے اسوہ اور آنحضرت ﷺ کی حسین سنت کو پس پشت ڈال کر نکمے پن کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ وقت کو ضائع کرنے کی عادت پکی ہو رہی ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے کو باعث شرم سمجھا جا رہا ہے۔ یہ جوان نسل قوم وملت کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ایسے ماحول اور معاشرہ میں ایک ''احمدی'' کا کردار اس طرح ہونا چاہئے کہ وقت کی قدر کو پہچانے اور ہمیشہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی اچھے کام میں مصروف رکھے اور تعمیری سرگرمیوں میں اپنا وقت صرف کرے اور فارغ اور بے کار رہنے کو جرم تصور کرتے ہوئے اس سے دور رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نوجوانوں میں نکما پن دور کرنے کے لئے اور ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں ''وقار عمل'' کا ایک شعبہ قائم فرمایا اور اس کی ضرورت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ''وقار عمل کے دو فائدے ہیں ایک تو نکما پن دور ہوگا دوسرے غلامی کی روح کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔

(مشعل راہ، صفحہ 147)

اور یہی بات صحیح اور درست ہے کہ اگر کسی قوم کے نوجوان میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت مفقود ہو جائے تو وہ نکمے پن، کم ہمتی اور مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں اور کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ''نکمے پن کی عادت پیدا ہو جائے یا جھوٹ کی عادت پیدا ہو جائے تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔''

(مشعل راہ، صفحہ 12)

پھر فرمایا: ''نکمے بیٹھنے والے غلامی کے جراثیم پھیلاتے ہیں۔''

پھر فرمایا: ''ہمارے ملک میں یہ ایک بہت بڑا عیب ہے کہ وہ بھوکا رہنا پسند کریں گے مگر کام کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ یہ ایک بڑا نقص ہے جس کی اصلاح ہونی چاہئے اور یہ اصلاح اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ جب ہر شخص یہ عہد کرے کہ وہ مانگ کر نہیں کھائے گا۔''

ایک احمدی نوجوان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ وہ ایک ایسے مامور زمانہ کی طرف منسوب ہوتا ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ عرش سے گواہی دے رہا ہے۔ کہ ''تو ایک ایسا مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔''

چنانچہ اس الہام کے مطابق حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ہر لمحہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ آپؑ کبھی فارغ نہ بیٹھتے تھے باوجود صحت کی خرابی کے آپؑ مصروف رہتے تھے اور کبھی وقت کو ضائع نہ فرماتے تھے اور دین حق کی تائید اور سچائی کے لئے اپنے آپ کو دن رات جس محنت اور لگن سے کام کیا وہ ایک پاک نمونہ ہے۔

آخر میں حضرت سعد انصاریؓ کا واقعہ بیان کرتا ہوں کہ ہاتھ سے کام کرنے کی شان بیان ہو سکے۔ آنحضرت ﷺ کو راستہ میں ایک صحابی سعد انصاریؓ ملے اور بڑے گرم جوشی سے آپؐ سے ہاتھ ملایا۔ ان کے ہاتھ نہایت سخت اور کھردرے تھے۔ آپؐ نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دریافت فرمایا کہ آپ کیا کرتے ہیں جواب دیا کہ حضورؐ میں ''لوہار'' کا کام کرتا ہوں۔ آپؐ نے اونچی آواز سے لوگوں کو بلایا اور فرمایا اے لوگو! محنت کش کے یہ ہاتھ جن کو میں نے بوسہ دیا ہے وہ ہاتھ ہیں جن کو دوزخ کی آگ نہ جلا سکے گی۔

سبحان اللہ ہاتھ سے کام کرنے والوں کی شان جس کو اللہ کا نبیؐ بیان فرما رہا ہے ہمارے لئے ایک سنت کی حیثیت رکھتا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے احمدیوں اور ہمارے ملک کے لوگوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کو پکا کرے اور ہم پر رحم فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

محترمہ سیدہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ عطیۃ العلیم صاحبہ اہلیہ مکرم سید خورشید احمد شاہ صاحب گرین ٹاؤن کراچی نے بتوفیق باری تعالیٰ ترجمۃ القرآن کلاس کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول آنے پر حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم گولڈ میڈل حاصل کرنے کا اعزاز پایا ہے۔ یہ گولڈ میڈل محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے اجلاس شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2013ء کے موقعہ پر اپنے دست مبارک سے دیا ہے۔ یہ گولڈ میڈل اس قرآنی پروگرام کا پہلا اعزاز ہے۔ موصوفہ مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ کی نواسی، مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب و مکرمہ نسرین صاحبہ کی بہو اور مکرم چوہدری فضل دین صاحب ولد مکرم امام دین صاحب چک 433 ج۔ ب دھیرو کے گوجرہ کی پوتی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور ان کی نسل کے سینوں کو بھی انوار قرآنی سے روشن اور منور کرتا چلا جائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ملیحہ شہزاد صاحبہ ترکہ
مکرم مسعود احمد صاحب)

مکرمہ ملیحہ شہزاد صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1 بلاک نمبر 24 محلّہ دارالرحمت برقبہ 1 کنال 1 مرلہ 250 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء میں بحصص شروعی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ محمودہ خانم صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرمہ ملیحہ شہزاد صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرم عمر فاروق صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرمہ عائشہ مسعود صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرمہ صبیحہ مسعود صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم مجلس انصار اللہ علاقہ سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم عامر عدنان صاحب ابن مکرم امتیاز احمد وڑائچ صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رجوعہ ضلع منڈی بہاؤ الدین حال مقیم جرمنی کے نکاح کا اعلان مورخہ 31 دسمبر 2013ء کو بعد نماز مغرب دلہا کے چچا مکرم طاہر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ کے مکان واقع دارالعلوم غربی صادق ربوہ پر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل نے اپنی بھتیجی مکرمہ تہمینہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب مربی سلسلہ و سیکرٹری کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ سے 7 ہزار یورو پر کیا۔ دلہا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق صدر جماعت رجوعہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین کا پوتا، حضرت چوہدری بڈھے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے جبکہ دلہن مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ وڑائچ صاحب چک 9 پنیار شمالی ضلع سرگودھا سابق قاضی دارالقضاء ربوہ کی پوتی، مکرم چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم نمبردار چک 43 جنوبی کی نواسی، حضرت چوہدری غلام حیدر صاحب نمبر دار چک 43 جنوبی اور حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب وڑائچ چک نمبر 9 شمالی رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور دونوں کو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری عبید اللہ باجوہ صاحب آف نوکوٹ بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں۔ بغرض علاج کراچی لے جایا جا رہا تھا کہ دوسرا اٹیک ہوا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

تقریب آمین

مکرم مبارک احمد معین صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ کے ایک طفل عزیزم ثمر نویل اور ایک بچی نور العین نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اس کے علاوہ قرآن کریم کی آخری دس سورتیں سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور سورۃ المائدہ کا آخری رکوع بھی حفظ کیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 2 دسمبر 2013ء کو بعد نماز مغرب بیت النور میں منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچوں سے بار باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور بعد ازاں قصیدہ حضرت مسیح موعود ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' کے پہلے دس اشعار ترجمہ کے ساتھ باری باری سنے اور پھر دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد قاسم صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم محمد نواز صاحب سیکرٹری مال گلشن آباد کالونی ولد مکرم قادر بخش صاحب گلشن آباد کالونی ضلع ڈیرہ غازیخان مورخہ 13 دسمبر 2013ء کو بعمر 51 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 14 دسمبر کو آپ کی نماز جنازہ صبح دس بجے احمدیہ قبرستان ڈیرہ غازیخان میں مکرم ملک منور احمد صاحب مربی ضلع ڈیرہ غازیخان نے پڑھائی اور بعد از تدفین مکرم اعجاز احمد ہاشمی صاحب امیر ضلع ڈیرہ غازیخان نے دعا کروائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے زعیم انصار اللہ بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خان اور امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم بہت عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے تہجد گزار اور دعا گو شخصیت تھے۔ فجر کی نماز کے لئے احباب جماعت کو گھر گھر جا کر جگایا کرتے تھے۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتے اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کا پابند بناتے اور تلاوت قرآن کریم کرنے کی عادت ڈالتے تھے۔ مرحوم بہت مہمان نواز تھے، جماعتی مہمانوں اور مرکزی نمائندہ کی بہت عزت کرتے اور ان کی مہمان نوازی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں والد صاحب، ایک بھائی، تین بہنیں، نیز بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد داخلہ لے سکتے ہیں۔

ٹائپنگ (اردو+انگلش)، ایم ایس آفس، ان پیج، انٹرنیٹ۔

دورانیہ 1 ماہ فیس کورس-/1500 روپے

ویب ڈیزائننگ ٹریننگ کورس

یہ ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس ہے۔

ایچ ٹی ایم ایل 5، سی ایس ایس 3، جاوا اسکرپٹ، ڈریم ویور، اڈوب فوٹوشاپ۔

دروانیہ 2 ماہ فیس کورس-/2000 روپے

داخلہ کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے وصول کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے درج ذیل نمبر 0332-7075210 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(نگران طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

احمدی نابینا افراد متوجہ ہوں

مجلس نابینا ربوہ ایک عرصہ سے احمدی نابینا افراد کی فلاح و بہبود اور معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنانے کیلئے سرگرم عمل ہے۔ جس کے نتیجہ میں متعدد نابینا افراد معذور بننے کی بجائے اپنے اور اپنے خاندان کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اس تنظیم کے اہم کاموں میں یہ بھی شامل ہے کہ اپنے بھائیوں کو ہمہ وقت مفید وجود بنانے اور ان کی احساس کمتری کو دور کرنے کیلئے مختلف تقریبات، مقابلہ جات اور دیگر دلچسپی کے پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ نیز ہنر سکھانے کی کلاسز بھی لگائی جاتی ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان بھر کے تمام احمدی نابینا افراد جو تا حال اس مفید تنظیم سے منسلک نہیں ہوئے وہ جلد از جلد اس سے وابستہ ہوں اور اپنے آپ کو گمنامی کی زندگی سے نکال کر کوئی نہ کوئی ہنر سیکھیں اور اپنے آپ کو منوائیں۔ مجلس نابینا کا دفتر خلافت لائبریری ربوہ میں قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

17 جنوری 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ
6:45 am	چلی ہے رسم
7:10 am	جاپانی سروس
8:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ
12:05 pm	آسٹریلیا میں احمدیت
12:35 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	سیرت النبی ﷺ
5:30 pm	درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ سیکنڈے نیویا
11:40 pm	آسٹریلیا میں احمدیت

18 جنوری 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور کا دورہ سیکنڈے نیویا
6:35 am	آسٹریلیا میں احمدیت
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں جاپان میں ایک استقبالیہ
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کے اعزاز میں جاپان میں ایک استقبالیہ

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

8 جنوری 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جنوری 2014ء
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
4:00 am	سوال و جواب
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء
2:00 pm	سوال و جواب
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مارچ 2008ء
8:15 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	آخری زمانہ کی علامات
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

درخواست دعا

مکرم محمد جاوید ملہی صاحب محلہ دارالانوار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کی اہلیہ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ کو بریسٹ کینسر ہے۔ مورخہ 8 جنوری 2014ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے نیز ہر قسم کی مشکل، پریشانی اور بعد کی پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ آمین

گمشدہ کاغذات

مکرم اعجاز احمد صاحب ولد مکرم عطا محمد صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے اسٹیٹ لائف انشورنس سے متعلقہ کاغذات نصرت آباد سے بازار جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئے ہیں۔ جس دوست کو ملے ہوں براہ کرم مندرجہ ذیل فون نمبر پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔
موبائل: 0334-6372239

نظارت تعلیم سے منظور شدہ
ہفتہ وار ٹیسٹ اور والدین سے رابطہ
Aizaz Academy
Tuition Center
Morning & Evening Classes
For Girsl FSC 9th 10th
Math Physics Biology Chemistry
B.A English Comp.
For Boys FSC 9th 10th
Math Physics Biology Chemistry
جنریٹر کی سہولت موجود ہے
مناسب فیس میں معیاری تعلیم
لڑکے اور لڑکیوں کیلئے علیحدہ علیحدہ لیڈیز ٹیچرز اور میل ٹیچرز سٹاف
6/8 دارالرحمت غربی ربوہ نزد مریم صدیقہ سکول (منڈی) 0332-7073005,0476211799

ربوہ میں طلوع و غروب 8۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:23

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

وردہ فیبرکس
سیل سیل سیل
پہلے آئیں پہلے پائیں
سردیوں کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان مارکیٹ کے اندر ہے۔ 0333-6711362

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10